REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۶ ظہور ۱۳۳۹ ہش | ۱۶ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

(۱) ایبٹ آباد ۱۳ اگست بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ اور آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

(۲) ایبٹ آباد ۱۴ اگست بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند ٹھیک آگئی آج بھی دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور تضرع و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین

ربوہ میں یوم استقلال پاکستان کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی

جملہ مساجد میں استحکام پاکستان کیلئے خصوصی دعائیں۔ پرچم کشائی اور چراغاں

ربوہ ۱۵ اگست۔ کل یہاں "یوم استقلال پاکستان" کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اس قومی تقریب کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور دیگر اداروں جات میں عام تعطیل رہی تقریبات کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ چنانچہ ایک پروگرام کے تحت نماز فجر کے وقت ربوہ کی تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام اور روز افزوں ترقی اور خوشحالی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ دن طلوع ہونے پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی عمارتوں پر پاکستان کا پرچم لہرایا گیا۔

اس موقعہ پر اہل ربوہ کثیر تعداد میں دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے سامنے جمع ہوئے پہلے قائمقام امیر مقامی جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے احباب سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے دعا کی پرزور تحریک کی۔ بعد ازاں آپ نے ایک لمبی اجتماعی دعا کرائی جونہی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اسی وقت دفاتر صدر انجمن احمدیہ پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔

(باقی دیکھیں ص۵ پر)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

کل بے چینی اور بے خوابی کی شکایت رہی نیز درد بھی نسبتاً زیادہ رہا

لاہور ۱۴ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ارسال فرمودہ تار سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت کل نسبتاً پرسکون تھی۔ لیکن آج بے چینی اور بے خوابی کی شکایت رہی۔ نیز درد بھی پہلے کی نسبت زیادہ شدید رہا۔ کل ڈاکٹر صاحبان علاج کے سلسلہ میں باہم مشورہ کریں گے۔

قبل ازیں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے ۱۴ اگست کی تحریر فرمودہ حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی تھی

"ابھی تک ڈاکٹر امیر الدین صاحب نے علاج کے متعلق آخری فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ فی الحال زیر غور رکھا ہوا ہے اور خیال ہے کہ وہ بعض دوسرے ڈاکٹروں کے ساتھ مشورہ کر کے پھر مناسب علاج تجویز کریں گے۔ زیادہ خیال یہ معلوم ہوتا ہے کہ غالباً وہ طریقہ علاج تجویز کیا جائے گا۔ جسے ڈاکٹری اصطلاح میں پننگ (pinning) کہتے ہیں۔ بہرحال اس عمر اور اس صحت کی حالت میں یہ طریقہ علاج اپنے ساتھ بعض خطرے کے پہلو رکھتا ہے۔ احباب کرام دعا فرماتے رہیں کہ شافی مطلق صرف خدا کی ذات ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور درد دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

-- محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب راولپنڈی سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے ارشاد کی تعمیل میں آپ قائمقام امیر مقامی کے فرائض بجا لا رہے ہیں۔ محترم حافظ عبدالسلام صاحب محترم شاہ صاحب کے راولپنڈی سے واپس تشریف لانے تک کے عرصہ کے لئے قائمقام امیر مقرر ہوئے تھے۔

-- مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ہاں مورخہ ۱۳ اگست کو امرتسر ہسپتال میں مردہ بچہ پیدا ہوا ہے۔ احباب جماعت مکرم صاحبزادہ صاحب کی بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۰ء کو لاہور میں بچی پیدا ہوئی ہے نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پوتی اور محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب کی نواسی ہے

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں

(باقی ص۸ پر)

ایف اے کے امتحان میں جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ کا شاندار نتیجہ

کامیاب طالبات کی اوسط ۷۳ء۴ فیصد رہی۔ ۴ طالبات نے فرسٹ ڈویژن حاصل کیا

ربوہ ـــ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ نصرت ربوہ کا ایف۔ اے کا نتیجہ نہایت شاندار رہا۔ امسال کالج کی طرف سے ۳۹ طالبات امتحان میں شامل ہوئی تھیں۔ ان میں سے ۲۹ طالبات کامیاب رہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باقی طالبات میں سے ۷ کو کمپارٹمنٹ ملی۔ اس طرح پاس ہونے والی طالبات کے نتیجہ کی اوسط بفضلہ تعالیٰ ۷۳ء۴ فیصد رہی۔ جبکہ ثانوی بورڈ کی اوسط صرف ۳۴ فیصد ہے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جامعہ کی چار طالبات نے فرسٹ ڈویژن حاصل کیا ہے۔ ان میں سے محترم پیر صلاح الدین صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر لاہور کی صاحبزادی عزیزہ امۃ المالک صاحبہ ۶۲۱ نمبر لے کر جامعہ میں اول رہی ہیں۔ بورڈ بھر میں آرٹس کے امتحان میں جو لڑکی اول آئی ہے۔ اس نے ۶۴۱ نمبر حاصل کئے ہیں۔

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۱ء

آئندہ نسل کی حفاظت

ایک خبر ہے کہ:۔

"لاہور ۱۱ اگست۔ میونسپل حدود میں قابل تعلیم عمر کے گیارہ ہزار بچوں کے لئے سکول فراہم کرنے میں مقامی پولیس محکمہ تعلیم اور عوام سے تعاون کرے گی۔ بھولی بھٹکی مسافر خواتین کے لئے حفاظت خانے قائم کئے جائیں گے۔ مختلف سکولوں اور کالجوں میں نظم وضبط کی تربیت کے لئے ماہرین نفسیات و معاشرتی علوم کا ایک گروپ تقریروں کا سلسلہ شروع کرے گا۔ غیر شائستہ لٹریچر اور فلموں پر بھی پابندی کا امکان ہے۔"

پولیس نے اگر ان باتوں پر واقعی عمل کیا تو بہت جلد کم از کم بچوں اور عورتوں کے متعلق شہروں میں جو جرائم ہوتے ہیں ان میں خاطر خواہ کمی واقعہ ہو سکتی ہے۔ یہ امر کہ ۱۱ ہزار بچوں کے لئے سکول نہیں ہیں نہایت ہی خطرناک ہے یہ تعداد یقیناً ان بچوں کی بتائی گئی ہے جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کے والدین ان کو کسی سکول میں داخل نہیں کرا سکتے اور نہ یہ استطاعت رکھتے ہیں کہ ٹیوشن پر استاد رکھ سکیں۔ ایسے حالات میں پولیس کا حرکت میں آنا نہایت مبارک ہے۔ یہ درست ہے کہ پولیس کا یہ کام نہیں ہے کہ بچوں کے لئے تعلیم گاہیں مہیا کرے تاہم چونکہ یہی بچے جو تعلیم سے محروم رہ کر آوارہ گردی اختیار کر لیں۔ پولیس کے لئے کسی وقت ایک اہم اور مشکل سوال بن سکتے ہیں۔ اسلئے یہ تجویز بہت اچھی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ پبلک پولیس کی اس پیشکش سے ضرور فائدہ اٹھائیگی تعلیم سے محروم رہ کر بچوں کا آوارہ گرد بن جانا اور اس طرح شہروں میں جرم کا ذریعہ بننا ایک بنیادی پہلو ہے۔ دوسرا بنیادی پہلو جرائم وغیرہ کی فلمیں اور فحش لٹریچر ہے۔ جو ہمارے بچوں کو گمراہ کر رہا ہے اور اچھے اچھے خاندانوں کے بچے باوجود تعلیم کے ذرائع وسیع ہونے کے ایسی فلمیں دیکھکر اور ایسا لٹریچر پڑھ کر آوارگی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں اخبارات میں ٹیڈی بائز اور ٹیڈی گرلز کی بد اطواریوں کے متعلق خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ جو لڑکے اور لڑکیاں اس گروہ میں شامل ہیں وہ غیر تعلیم یافتہ نہیں ہیں اور نہ وہ نادار گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ اچھے خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یقیناً یہ رجحان زیادہ تر سینما بینی اور غلط لٹریچر پڑھنے کا نتیجہ ہے۔

ہمارے ملک میں ابھی ان باتوں کی ابتداء ہے اور ابھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے مذہب کا کسی قدر اثر باقی ہے۔ اس لئے اگر ابھی سے ایسے سوراخوں کو بند نہ کیا گیا جو نوجوانوں کی گمراہی کا بنیادی سبب ہے۔ تو یقیناً ہماری آئندہ نسل تباہ ہو جائیگی اس لئے یہ وقت ہے کہ ایسے بچوں کو تباہی سے بچایا جائے۔ اس کے لئے محض پولیس کا خوف کارگر ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضروری ہے کہ ہمارے والدین پہلے خود اپنی ذہنیت کو تبدیل کریں اور گھروں میں بجائے ریڈیو کے فحش گیتوں کے دینداری کی باتیں داخل کریں۔

آج امریکہ اور یورپ بھی اپنی ان ایجادوں کے ہاتھوں چیخ اٹھے ہیں اور چونکہ وہاں یہ مرض مزمن ہو چکا ہے۔ انہیں کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتا پھر بھی ہمارے ملک کی ابھی وہ حالت نہیں ہے۔ یہاں ابھی ثقافت کے نام پر جو ناچ گانے کا رواج ہو رہا ہے۔ وہ ابھی جڑیں مضبوط نہیں کر سکا عوام اس سے بڑی حد تک بچے ہوئے ہیں صرف بعض اونچے گھرانوں کے لوگ ہی اس طرف راجع ہیں۔ فیلڈ مارشل ایوب نے مشرقی پاکستان کے دورہ کے درمیان بلبل اکاڈمی میں نہ جا کر ایک نہایت اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ چاہیئے کہ ہمارے دوسرے بڑے بڑے لوگ بھی اس نیک مثال کی تقلید کریں اور ایسی ثقافتی سرگرمیوں کو جنہیں دراصل کثافتی سرگرمیاں کہنا چاہیئے چھوڑ کر اسلام کی طرف مائل ہوں۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے ابھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں اگر ہم نہ سنبھلے تو یقیناً ہماری حالت اہل یورپ سے بھی بڑھ کر ذلیل ہو گی۔ کیونکہ ان لوگوں میں ابھی سائنس اور فلسفہ وغیرہ کے علوم بہت عروج پر ہیں اور وہ ایک فعال زندگی کے لئے بھی کافی عزیمت رکھتے ہیں۔ اگر وہ گرتے ہیں تو ان کے پاس علمی اور عملی سنبھالے موجود ہیں۔ لیکن اگر ہم گرے تو ہمارے سنبھالنے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ سوا "مذہب" کے۔ اگرچہ "مذہب" سے بڑھ کر کوئی سنبھالا طاقتور نہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہمارے ملک سے مذہب بھی قریباً رخصت ہو رہا ہے۔ اور جو مذہب موجود ہے۔ وہ نہایت کمزور ہے۔ اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے تعلیمیافتہ گھرانے اسلام کی طرف پورے زور سے راغب ہوں تاکہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسلوں کو اس تباہی سے بچا سکیں۔ جو تاک میں بیٹھی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہماری پولیس نے بروقت ان باتوں کی طرف توجہ مبذول کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہماری حکومت اس طرف سے غافل نہیں ہے۔ اس لئے امید بندھتی ہے کہ جس طرح اس نے بعض معاشرتی برائیوں کا بڑی حد تک تدارک کیا ہے معاشرہ کے اس پہلو کو بھی جلد از جلد صحت مند سطح پر لانے کے لئے پوری پوری توجہ مبذول کرے گی اور اہل علم حضرات کو ترغیب دے گی کہ وہ فقہی مسائل میں موشگافیاں کرنے اور باہم فروعات پر شور وشر کرنے کی بجائے قوم کی اخلاقی اور کرداری حالتوں کو سنوارنے میں اپنے اوقات عزیز صرف کریں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ایک ایسا ادارہ قائم کرے جو اہل علم حضرات کو اسلامی رواداری خدمت خلق کی روح پیدا کرنے کی تربیت دے۔ اور پھر یہ اہل علم حضرات صحیح اسلامی اخلاق عوام میں پھیلائیں محض پرانی طرز کے وعظ ونصیحت جن میں جنت و دوزخ کے نقشے کھینچے جانے کے سوا کچھ نہیں ہوتا اب مفید ثابت نہیں ہو سکتے بلکہ عملی اخلاق اسلامی روح کے ساتھ بیدار کئے جائیں مثلاً اپنے پیشہ میں دیانت کاروبار میں صدق بیانی اور دوسروں کی مصیبت میں کام آنے کا جذبہ۔ ہمسائیوں کے ساتھ سلوک۔ تمام بنی نوع انسان کی ہمدردی۔ ایسے ایسے اسلامی اخلاق پر ٹریکٹ شائع کئے جائیں۔ مساجد میں بھی ان باتوں پر زور دیا جائے۔ الغرض اگر حکومت چاہتی ہے کہ ملک میں صحت مند اخلاقی انقلاب پیدا ہو تو اس کو چاہیئے کہ ان تمام ذرائع کا وسیع پیمانے پر جائزہ لے جو قوم کی ساخت اور معاشرہ کی بنیاد قائم کرنے میں اثر انداز ہوتے ہیں۔

—— ٭ ——

افریقہ میں تبلیغ اسلام

کراچی کے ایک روزنامہ نے بھی ایک اداریہ "افریقہ میں اسلام کی اشاعت" کے متعلق رقم کیا تھا جس کا ذکر ہم ایک گذشتہ اداریہ میں کر چکے ہیں۔ اسی اخبار میں چند مراسلے بھی اس تعلق میں شائع ہوئے ہیں ایک مراسلہ میں پوچھا گیا تھا کہ وہ کون لوگ ہیں جو افریقہ میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس پر ایک احمدی نے لکھا کہ جماعت احمدیہ منتظم طور پر وہاں تبلیغ کر رہی ہے جو ایک واقعہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض حضرات جماعت احمدیہ کا نام سنتے ہی گھبرا جاتے ہیں اور کوشش کرنے لگتے ہیں کہ کسی طرح جماعت کے کام کو عوام کی نظروں میں حقیر ثابت کیا جائے۔ چنانچہ اسی اخبار میں بعد ازیں دو مکتوب شائع ہوئے ہیں جن میں یہی کوشش کی گئی ہے۔

ایسے لوگوں کی تردید کی ہمیں چنداں ضرورت نہیں کیونکہ جماعت احمدیہ کا خاص کر افریقہ میں کام اتنی وسعت اختیار کر چکا ہے کہ ایسے بہکانے والوں کی اب کوئی پیش نہیں جا سکتی۔ ہم اپنے اداریہ میں ایک مضمون کا کچھ حصہ شائع کیا ہے۔ جس میں ایک غیر جانبدار مغربی کی شہادت جماعت احمدیہ کے کام کے متعلق درج ہے۔ وہی حصہ ہم آج کے الفضل میں پھر ذرا نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں۔

جہاں تک ان مخالفانہ مکتوبات کا تعلق ہے جو کراچی کے معاصر میں شائع ہوئے ہیں ان کے جواب میں ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ اگر جیسا کہ سید انوار احمد چشتی مولوی گنج لکھنؤ کے مکتوب میں بیان کیا گیا ہے۔ افریقہ میں جماعت احمدیہ کے علاوہ سنی مسلمانوں کے تبلیغی مکتب موجود ہیں جہاں مبلغ اسلام تیار کئے جاتے ہیں تو مغربی افریقہ سے وہ لوگ کراچی کے دار العلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے کیوں آئے تھے۔ جو بعض وجوہات کی وجہ سے پھر واپس چلے گئے ہیں۔

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ بعض مسلمانوں کو افریقہ میں اسلام پھیلانے کا شوق ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ بجائے کسی قسم کا منظم کام نہیں کر سکتے بلکہ جماعت احمدیہ کی مساعی کو غنیمت سمجھتے ہیں اور ان کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔ چنانچہ سید انوار احمد چشتی نے جن شیخ صالح ازہری کا

(باقی صفحہ ۷ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے؂

صحابہ حضرت مسیح موعود کی صحبت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاؤ

فرمایا:۔ آج لاہور سے

بابو غلام محمد صاحب کا جنازہ

آیا تھا۔ بابو غلام محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہؓ میں سے تھے۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے ساتھ انہیں بڑی محبت تھی اور دونوں مل کر قادیان آیا کرتے تھے۔ اختلاف کے موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے ان کو ابتدا سے ہی اس بات کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ وہ ہر قسم کی ٹھوکر اور ابتلا سے بچے رہے۔ حالانکہ اثر ڈالنے کے سامان ان کے اردگرد بہت زیادہ تھے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ سے ان کی دوستیاں اور تعلقات تھے اور خود غریب آدمی تھے۔ اور غریب آدمی بڑے آدمی کے تعلقات کے اثر کو بہت جلد قبول کر لیا کرتا ہے۔ مگر باوجود ہر قسم کی ٹھوکر کے وہ محفوظ رہے۔ جب اختلاف ہوا اور حضرت خلیفہؓ اول رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو شروع میں

حکیم محمد حسین صاحب قریشی

کو خواجہ صاحب نے اپنی مجلسوں میں بلانا شروع کیا۔ اس پر بابو غلام محمد صاحب ہمیشہ ان سے کہتے رہے کہ دیکھنا بُرے اثر سے بچ کر رہنا۔ برے اثر سے بچ کر رہنا۔ اس طرح انہیں نیکی پر اکساتے رہتے۔ حالانکہ وہ تعلیم یافتہ تھے۔ اور یہ معمولی پریس میں ملازم تھے۔ مگر اس کے باوجود انہیں ہوشیار کرتے رہتے کہ ایسا نہ ہو ٹھوکر لگ جائے اللہ تعالےٰ نے ان کا انجام بخیر کر دیا اور ہر قسم کے فتنوں کا مقابلہ کر کے وہ ایسے وقت میں فوت ہوئے۔ جبکہ بہت سے نشانات انہوں نے دیکھ لئے اور

سلسلہ کی اشاعت اور اسکی ترقی

بھی دیکھ لی۔ ایک وقت تھا جب لوگ یہاں آتے تو صرف چند آدمی ہوتے۔ اس وقت یہ مہمان جو بیرونجات سے آیا کرتے تھے وہی مل کر بیٹھتے تو سمجھتے کہ ہماری بڑی جماعت ہے یہ چھوٹی مسجد پہلے اس قدر چھوٹی ہوا کرتی تھی کہ اب تو اس کا نشان ڈھونڈنا بھی مشکل ہے۔ سوائے اس کے کہ جو ستون ہمارے نانا جان صاحب مرحوم کی کوشش اور ہمت سے رکھے گئے ہیں۔ ان سے کوئی شخص پہلی مسجد کا اندازہ لگائے ورنہ اگر یہ ستون نہ ہوتے تو پہلی مسجد کا نشان بھی مٹ جاتا۔ درحقیقت وہ تحریر جو غیر مبایع پیش کیا کرتے ہیں۔ انہی

ستونوں کے جھگڑے کی بنا پر

لکھی گئی تھی۔ جب یہ مسجد بنی ہے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ کا خیال تھا کہ ستون گرا دیئے جائیں۔ اور ساری مسجد ایک ہی شکل اور ایک ہی طرز کی بنائی جائے۔ بیچ میں کوئی ایسا نقص نہ رہے کہ ایک حصہ اور طرز کا ہو۔ اور دوسرا حصہ اور طرز کا۔ لیکن نانا جان صاحب مرحوم اس بات پر مصر تھے کہ یہ شکل کسی نہ کسی طرح ضرور قائم رہنی چاہیئے۔ تا باہر آنے والے شخص کو یہ نظر آ جائے کہ یہ حصہ کسی وقت الگ ہوا کرتا تھا۔ آخر ان لوگوں نے زور سے اور انجمن کی حکومت سے یہ بات منوانی چاہی مگر میر صاحب مرحوم نے نہ مانی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اختلاف پیدا ہو گیا۔ اور اس حد تک اختلاف بڑھا کہ بعض انجمن سے استعفےٰ دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا جب ہماری کوئی بات مانتا ہی نہیں تو ہم انجمن سے الگ ہو جاتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب بھی اس بات پر تیار ہو گئے کہ وہ استعفےٰ دے کر الگ ہو جائیں

مجھے یاد ہے

اس وقت مولوی محمد احسن صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے حضور نہیں کیا ہو جائے گا مولوی محمد علی صاحب بھی استعفےٰ دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر کوئی جاتا ہے تو بے شک چلا جائے۔ ہم کسی کی پرواہ کرتے ہیں۔ مگر آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی اتنی دلجوئی کی کہ ایک تحریر لکھ کر انہیں دے دی میر صاحب مرحوم کو یہ آسانی تھی کہ وہ جو بات چاہتے فوراً اندر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کر لیتے تھے۔ مگر انہیں یہ آسانی نہیں تھی۔ اس لئے اس معاملہ میں بھی ان کو بڑی گھبراہٹ رہتی کہ میر صاحب تو اندر سے ہی منظوری لے لیتے ہیں اور ہماری کوئی بات سنی نہیں جاتی۔ آخر ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر ایک تقریر کی جس کا

مضمون یہ تھا

کہ تم لوگ اس قسم کی معمولی باتوں پر جھگڑتے ہو معلوم نہیں تمہاری غرض کیا ہے۔ میر صاحب مرحوم نے ایک کام نیک غرض کے لئے کیا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ پرانی مسجد کا نشان باقی رہے باقی حکومت تو آپ لوگوں کے پاس ہی ہے۔ میں اس میں روک نہیں بنتا۔ میر صاحب نے جو کچھ کیا ہے۔ اس کے متعلق انہوں نے مجھ سے پوچھ لیا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لو میں تمہیں تحریر لکھ دیتا ہوں کہ جو دین کی باتیں ہیں۔ تمہارے لئے صرف ان کے متعلق مجھ سے پوچھنا ضروری ہوگا۔ اور وہ بھی میری زندگی تک باقی امور میں جس طرف کثرت رائے جائے۔ وہی قطعی سمجھے جائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس تحریر میں بعض

دینی امور کے الفاظ

استعمال فرمائے ہیں۔ مگر اس سے مراد صرف مسجد کی تعمیر تھی۔ مسائل دینیہ مراد نہیں تھے۔ اور اب بھی یہ کام انجمن کے پاس ہی ہے۔ اور وہی اس قسم کے کام کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تو آپ لوگ مجھ سے پوچھ لیتے ہیں لیکن بعد میں آزاد ہوں گے۔ کثرت رائے سے جو فیصلہ ہو آپ اس کے مطابق عمل کریں۔ پھر یہ تحریر بھی آپ نے غصہ کی حالت میں لکھی تھی۔ چنانچہ خواجہ صاحب کی طرف آپ نے یہ تحریر پھینک کر کہا کہ دیکھ لیں ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا حضور ٹھیک ہے۔ اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے۔ گویا یہ ایک ناراضگی کا اظہار تھا خوشی کا نہیں۔ اس قسم کے حوادث جب پیدا ہوئے۔ تو بابو غلام محمد صاحب ثابت قدم رہے۔ اور آخر وقت تک خدا تعالےٰ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ یہاں تک کہ ان کا انجام بخیر ہو گیا لیکن

مجھے افسوس ہے

کہ جب ان کے جنازے کا وقت آیا تو بہت تھوڑے احمدی وہاں موجود تھے بالعموم مہمان ہی جنازہ میں شامل ہوتے ہیں۔ ورنہ قادیان کے تو صرف ۱۵-۲۰ آدمی تھے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ میں آجکل بیمار ہوں۔ اور گھٹنے کے درد کی وجہ سے میرے لئے چلنا پھرنا اور ایسا کام کرنا جس کے نتیجہ میں تھکان ہو جائے بہت مشکل ہے۔ ورنہ میرا قاعدہ یہ تھا کہ باہر سے جو جنازے آتے۔ ان کے ساتھ مقبرہ تک میں خود جایا کرتا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ چونکہ ان کا قادیان میں کوئی رشتہ دار نہیں۔ اگر میں نہ گیا۔ تو دوسرے لوگ بھی جانے میں غفلت کریں گے۔ لیکن آج میں نے بہت دیکھا کہ بہت کم لوگ جنازہ میں شریک ہوتے تھے۔ حالانکہ تار آ چکا تھا اور دفتر والوں کو اطلاع بھی بھجوا چکا تھا۔ ایسے لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا اب عنقا کی طرح ہوتے جا رہے ہیں اور

ہماری جماعت کا فرض

ہے کہ ان میں سے جس کو بھی موقعہ ملے ان کی خدمت کرے کیونکہ ان کی خدمت بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔ صحابہؓ اور ان کے بعد آنے والے صوفیا اور بزرگان امت کی لوگ ہمیشہ جسمانی اور مالی خدمات کیا کرتے تھے اور سمجھتے تھے اور ہماری یہ خدمت

قرب الٰہی کا ذریعہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کے مکان کا قبالہ گم ہو گیا۔ اور وہ ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ قبالہ کسی دشمن کے ہاتھ آ جائے۔ اور وہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے۔ وہ ایک بزرگ کے پاس گیا اور عرض کی کہ دعا کریں مجھے قبالہ مل جائے۔ انہوں نے کہا دعا تو کرونگا تم پہلے مجھے حلوا لا کر کھلاؤ۔ وہ حلوا لینے بازار چلا گیا۔ مگر دل میں شبہ پیدا ہوا کہ یہ اچھے بزرگ ہیں۔ میں دعا کے لئے آیا تھا۔ اور انہوں نے حلوے کا مطالبہ کر دیا مگر چونکہ دعا کرانی ضروری تھی وہ حلوائی کی دوکان پر گیا اور اس سے کہا میاں آٹھ آنے کا حلوا دے دو۔ اس نے حلوا تولا اور پھر کاغذ پر ڈالنے کے لئے ردی کی ٹوکری میں سے ایک کاغذ نکال کر اسے پھاڑنے لگا۔ وہ اتفاقاً وہی قبالہ جس کی

وہ تلاش کر رہا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر کاغذ اسکے ہاتھ سے لے لیا اور کہا کہ پھاڑو نہیں یہ تو میرا ایک ضروری کاغذ ہے معلوم ہوتا ہے کسی بچے نے وہ قبالہ غلطی سے پھینک دیا ہوگا۔ اور پھر جھاڑو دینے والے نے اٹھا کر گلی میں پھینکا ہوگا وہاں سے دو کاندار گذرا تو اس نے اٹھا لیا۔ بہرحال وہ حلوائی کے پاس گیا۔ معلوم ہوتا ہے اس بزرگ کو کشف سے یہ تمام واقعہ معلوم ہو چکا تھا۔ اسکے پہنچتے ہی ہندو نے کہا سناؤ قبالہ مل گیا۔ اس نے کہا حضور مل گیا

وہ فرمانے لگے اب حلوا بھی لے جاؤ اور اپنے بچوں کو کھلا دو۔ تو ان لوگوں کی خدمت ذاتی بھی

خدا تعالیٰ کی محبت جذب کرنے کا ایک ذریعہ

ہوتی ہے پرانے زمانہ میں چونکہ تصوف کا غلبہ تھا۔ ان باتوں کی زیادہ قدر ہوا کرتی تھی مگر اب خدمت ذاتی تو الگ رہی ایک انسان کی آخری خدمت میں حصہ لینے سے بھی لوگ گھبراتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اگر کوئی پرانا صحابی فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شامل ہونا اور اسکو کندھا دینا یہ ایمان کی ادنےٰ سے ادنےٰ علامت ہے اگر اس طرف بھی توجہ نہ ہو تو بہت ہی قابل افسوس بات ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہؓ میں سے صرف چند لوگ رہ گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے صحابہؓ جنہوں نے آپؑ کی لمبی صحبت پائی وہ سو ڈیڑھ سو سے زیادہ اب نہیں ہوں گے باقی ایسے ہی ہیں جنہیں آپ کی صحبت میں کبھی کبھی بیٹھنے کا موقع ملا ہے عموماً وہ ایسا کرتے کہ قادیان آتے آپکی زیارت کرتے اور ایک دو دن ٹھہر کر واپس چلے جاتے لمبی صحبت انہوں نے نہیں اٹھائی حالانکہ انسان کو مامور کے زمانہ کے قریب کرنے والے ایسے ہی لوگ ہی ہوتے ہیں جنہوں نے

مامور کی لمبی صحبت

اٹھائی ہو۔ دنیا میں بھی عام طور پر جب کوئی شخص کسی واقعہ کا ذکر کرے تو لوگ اس سے فوراً پوچھتے ہیں کہ کیا تم نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جب وہ کہتا ہے کہ ہاں میں نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو وہ بڑے خوش ہوتے ہیں لیکن اگر وہ یہ کہتا کہ میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے ایک شخص سے یہ بات سنی تھی۔ اس نے ایک اور سے سنی تھی اور اس نے پھر ایک اور سے سنی تھی تو سننے والے کے اندر خوشی کی وہ لہر پیدا نہیں ہوتی جو اس صورت میں پیدا ہوتی ہے جب ایک شخص کہتا ہے کہ میں نے خود فلاں واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے یا اپنے کان سے فلاں بات سنی ہے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو باتیں سنی ہیں چاہے سائی وہی ہوں جو احادیث میں بیان ہو چکے ہیں مگر عن فلانٍ اور عن فلانٍ سے ہمیں وہ مزا نہیں آتا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موہنہ سے براہِ راست باتیں سن کر حاصل ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم نے سینکڑوں باتیں سنی ہوئی ہیں اور وہ ہمارے دلوں پر اسطرح نقش ہو چکی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کی نسبت ہمیں زیادہ یاد ہیں اسلئے کہ سننے سے جو اثر ہوتا ہے وہ تحریر میں نہیں ہوتا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جن لوگوں نے براہِ راست باتیں سنی ہیں جب وہ فوت ہو جائیں گے ۱۵-۲۰-۳۰ سال کے بعد وہ لوگ بھی گذر جائینگے جنہوں نے تھوڑی بہت صحبت بھی اٹھائی تھی تو لوگ ترستے پھرینگے اور کہینگے کہ

کاش ہمیں وہ زمانہ مل جاتا

تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بیٹھنے والوں سے آپؑ کی باتیں سن سکتے اور وہ اس زمانہ کے لوگوں کو ملامت کرینگے کہ تمہیں اتنا اچھا وقت ملا مگر تم نے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ بعض دفعہ انسان ایسی حماقت کرتا ہے کہ غفلت اور نادانی سے ایک قیمتی وقت کو ضائع کر دیتا ہے اور جب زمانہ گزر جاتا ہے تو پھر افسوس کرنے اور حسرت و ندامت کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے حالانکہ اس وقت ندامت اور اظہار افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا کسی نے کہا ہے۔

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد

لڑائی کے بعد اگر کوئی داؤ پیچ یاد آئے تو اسے اپنے موہنہ پر چپیڑ مارنی چاہیئے

ہماری جماعت کو غور کرنا چاہیئے

کہ آخر خدا کے مامور اور مرسل روز روز پیدا نہیں ہوتے ماموریت کوئی ایسی چیز نہیں کہ اگر آج نہیں ملی تو کل یا پرسوں پھر مل جائے گی ۱۳ سو سال کے بعد خدا تعالےٰ یہ زمانہ لایا ہے اور میں نے اپنی آنکھوں سے ایک مامور کو دیکھا ہے۔ جنہوں نے اس کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ انہیں کم سے کم اتنی تو خوشی ہونی چاہیئے کہ ہم نے ایک مامور کو دیکھنے والے کو دیکھ لیا۔

— (باقی) —

افریقہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

"مسلمانوں کے ایک فرقے یعنی جماعت احمدیہ کی شاخ کیپ ٹاؤن میں بھی قائم ہو گئی ہے اس کے وجود کا مقصد تمام جنوبی افریقہ سے صلیب کے نام ونشان کو مٹا دینا ہے۔ اس تحریک کا ہیڈکوارٹر پاکستان میں ہے۔ اگرچہ احمدیوں نے آجکل افریقہ میں اپنی تبلیغی مساعی کو بالخصوص صحرائے اعظم کے جنوب میں واقع ممالک اور علاقوں پر مرکوز کر رکھا ہے تاہم دنیا بھر میں ان کے بہت سے تبلیغی مشن قائم ہیں . . . . بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ اس وقت کے بعد سے اب تک یہ تحریک براعظم افریقہ میں بڑی مضبوطی سے اپنے پاؤں جما چکی ہے۔ آج صرف گھانا میں ہی ۱۵۰ مسجدوں کی تعمیر اور ۱۳ اسکولوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ احمدی مبلغین مغربی وسطی اور مشرقی افریقہ کے تمام علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے میں مصروف ہیں . . . . ریورنڈ اے۔ آر ہیمپسن نے جنہیں چرچ میں اسلام پر سند مانا جاتا ہے اسی ہفتہ کیپ ٹاؤن میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے احمدی مسلمان ایک جدید فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اس فرقے کی کوشش یہ ہے کہ فی زمانہ اسلام کو اس طور سے پیش کیا جائے کہ زندگی کے جدید انداز کے باوجود یہ لوگوں کے لئے قابل قبول بن سکے۔ اس کوشش کا مقصد اسلام کو اہل یورپ کے لئے قابل قبول بنانا ہے . . . مسٹر ہیمپسن نے مزید کہا (انجیل کے پیش کردہ مترجم) یسوعؑ کی مخالفت میں احمدی بہت بلیغ پیش ہیں غالباً ایک حد تک یہ ردّ عمل ہے۔ خود عیسائیوں کے اس غیر فراخدلانہ رویہ کا جو وہ ماضی میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں اختیار کرتے رہے ہیں"

(سنڈے ٹریبیون" کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ بابت ۱۹ جون ۱۹۶۰ء)

درخواست دعا

مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب آف میگاڈی ابن مکرم جناب مرزا برکت علی صاحب نے مندرجہ ذیل مدات میں اشاعت اسلام کے لئے ایک ہزار شلنگ چندہ دیا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہمیشہ از پیش دینی خدمات کی توفیق عطا فرمادے اور لمبی صحت والی خوشکن زندگی عطا فرماتے ہوئے سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ اور ان کی تمام پریشانیوں اور مشکلات دور فرمادے۔ آمین

برائے اشاعت اسلام قادیان	۱۵۰	شلنگ
" " مشرقی افریقہ	۶۰۰	"
برائے نصرت گرلز کالج ربوہ	۱۵۰	"
برائے جونیئر ماڈل سکول ربوہ	۱۰۰	"
میزان	۱۰۰۰	شلنگ

خاکسار شیخ مبارک احمد

رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نیروبی

سفر حج بیت اللہ شریف

(از مکرم الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے واقفِ زندگی)

(۲)

لاہور اور کراچی میں چند روزہ قیام

چار دن لاہور میں اور پندرہ دن کراچی میں گذارنے کے بعد خاکسار اپنے بین الاقوامی پاسپورٹ کے ذریعہ ۲۸ و ۲۹ رمئی ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب کو سوا نجے کے قریب ایسٹ افریقن ائرویز کے ایک ہوائی جہاز میں سوار ہوکر کراچی سے عدن کے لئے روانہ ہوا۔ کراچی اور لاہور کے قیام میں بہت سے بزرگوں ۔ دوستوں اور عزیزوں نے میری غیر معمولی امداد فرمائی اور اس طرح بالواسطہ حج بیت اللہ شریف کے ثواب سے حصہ پایا ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین ۔

عدن میں ورود

۲۹ رمئی کی صبح کو جب ہمارا ہوائی جہاز عدن ائرپورٹ پر اترا تو پورٹ کی عمارت کی طرف مجھے دو متبسم چہرے میری طرف متوجہ نظر آئے ۔ ان میں ایک مکرم ڈاکٹر شیخ عبداللطیف صاحب تھے جن سے پہلے ہی تعارف حاصل تھا۔ دوسرے دوست کا تعارف مکرم شیخ صاحب ہوائی جہاز سے اترتے ہی معانقہ کرتے ہوئے کرا دیا کہ "یہ مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب ہیں" ان سے غائبانہ تعارف پہلے ہی تھا بالمشافہ مل کر بہت خوشی ہوئی ۔ ہم تینوں کسٹم پوسٹ کی طرف روانہ ہوئے ۔ میرے پاسپورٹ ہیلتھ کاغذات اور سامان کی چیکنگ کے بعد مکرم ڈاکٹر شیخ صاحب اپنی کار میں بٹھا کر مجھے اپنے دولت خانہ پر لے گئے ۔ عدن کے دو روزہ قیام میں مکرم ڈاکٹر شیخ صاحب نے میرے لئے حج بیت اللہ شریف کا پاسپورٹ بنوایا ۔ سفر حج کے لئے ضروری ضروری اشیاء خریدی گئیں مثلاً احرام کی دو چادریں (تین تین گز لمبی) پیسے اور قلم وغیرہ رکھنے کے لئے چھوٹا سا تھیلہ ۔ ربڑ کے سلیپر ۔ چاقو ۔ پیٹی ۔ تھرماس بوتل ۔ چھتری مشکیزہ وغیرہ ۔

احباب جماعت عدن کا اخلاص

عدن کے دوستوں کا غیر معمولی اخلاص اور خلافت و مرکز سے وابستگی کا اظہار دل پر گہرے نقوش چھوڑ گیا ہے ۔ قریباً ہر دوست کا کوئی نہ کوئی عزیز پاکستان میں مقیم تھا ۔ لیکن خاکسار سے بلا استثناء سب دوستوں نے صرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی خیر و عافیت ہی دریافت کی اپنے عزیزوں کے احوال معلوم کرنا ان کے لئے ثانوی حیثیت رکھتا تھا ۔ اس وقت جماعت عدن کے پریذیڈنٹ ایک عرب دوست محترم سید محمد عبداللہ صاحب شبوطی ہیں ان کا ایک اکلوتا نور چشم ربوہ میں مقیم تھا ۔ مگر انہوں نے بھی مجھ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ ہی کی خیر و عافیت دریافت فرمائی ۔ اپنے عزیز کا حال از خود نہ پوچھا ۔ گویا ان کی ساری توجہ خلیفۂ وقت اور مرکز میں مرکوز تھی ۔

ایک بابرکت نوارد

حسن اتفاق سے میرے عدن پہنچنے کے دوسرے روز مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بھی حج بیت اللہ شریف کے ارادہ سے عدن تشریف لے آئے آپ ایک احمدی خاتون یعنی والدہ ماجدہ مکرم نذیر احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مشرقی افریقہ کے حج بدل کے لئے عازم حج ہوئے تھے ۔ ان کی معیت میرے لئے بہت سہولت اور برکت کا موجب ہوئی ۔ ان کی معیت سے یکدم مجھے اپنی ایک پرانی خواب یاد آگئی جس میں میں نے دیکھا تھا کہ گویا میں اپنے ایک بھائی ذوالفقار احمد صاحب کی معیت میں حج کے لئے جا رہا ہوں اسی اثنا میں مجھے سفر کا ٹکٹ لاکر دیا گیا جو قدرے سبز رنگ کا تھا ۔ خواب میں ہی مجھے خیال گذرا کہ مجھے تو تھرڈ کلاس میں سفر کرنا تھا ۔ لیکن ٹکٹ کسی اعلیٰ درجے کا ہے ۔ اسی کیفیت میں آنکھ کھل گئی ۔ خواب کی اکثر باتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی نظر آرہی تھیں لیکن ذوالفقار احمد کی معیت کی تعبیر سمجھ میں نہ آتی تھی ۔ کہ شیخ صاحب مکرم کی معیت سے یہ تفہیم ہوئی کہ احمدی مبلغ اپنے خلیفہ کے ہاتھ میں ذوالفقار کی حیثیت رکھتا ہے اور شیخ صاحب نے حال ہی میں مشہور عیسائی مناد مسٹر بلی گراہم (امریکن) کو چیلنج دے کر سرزمین افریقہ میں ذوالفقار کی ضرب کو تازہ کر دکھایا تھا ۔ واللہ اعلم بالصواب

ایک عشائیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ جمعہ

اس دو روزہ قیام میں مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے ہمارے اعزاز میں عشائیہ منعقد کرکے جماعت کے بعض دوستوں سے مفصل ملاقات کی تقریب پیدا کر دی ۔ خاکسار پاکستان سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خطبہ جمعہ (۱۹۵۴ء کا) مکرم قاضی عزیز احمد صاحب کارکن نظارت تعلیم کے تعاون سے ریکارڈ کروا کے لے گیا ہوا تھا ۔ چنانچہ ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دلنشین تلاوت اور خطبہ جمعہ سے حاضرین مستفیض ہوئے ۔

حجاز کو روانگی

۳۱ رمئی کی صبح کو سات بجے عدن ائرویز کے ایک ہوائی جہاز میں شیخ مبارک احمد صاحب اور خاکسار سوار ہوئے ۔ ائرپورٹ پر جماعت کے مخلصین نے ہمیں اپنی پرسوز دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا ۔ ہمارے جذبات بھی اس وقت بے قابو ہوئے جا رہے تھے پوری انابت الی اللہ سے دعائیں دل سے اٹھ رہی تھیں ۔ زندگی میں سواری میسر آنے پر یہ دعا کئی مرتبہ پڑھی تھی ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ لیکن جو کیفیت اس دعا نے سوئے حجاز لے جانے والے جہاز میں ہمارے دلوں کو بخشی وہ بیان سے باہر ہے ۔ دیار محبوب کے روح پرور تصورات میں ہی قریباً ساڑھے تین گھنٹے کا سفر گذرا ۔

سعودی عرب کا نظام اوقات

ہمارے اندازے کے مطابق ۱۰½ بجے قبل دوپہر ہم جدہ پہنچ گئے لیکن مطار (ائرپورٹ) کی گھڑی پر نظر ڈالی تو اس میں ۲½ بج چکے تھے شبہ ہوا کہ مطار کی گھڑی درست نہیں ہے ۔ مگر وہاں پتہ کرنے سے معلوم ہوا کہ سعودی عرب میں اوقات کا نظام بالکل الگ نوعیت کا ہے ۔ یہاں غروب شمس کے وقت ٹھیک بارہ بجا دیئے جاتے ہیں ۔ اس طرح عشاء کی نماز قریباً پونے دو بجے ۔ فجر کی نو ۹ بجے ۔ ظہر کی چھ ۶ بجے اور عصر کی نو ۹ بجے ہوا کرتی ہے ۔

(باقی آئندہ)

ایف اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ کی کامیاب ہونے والی طالبات

امسال ایف اے کے امتحان میں جامعہ نصرت ربوہ سے جو طالبات کامیاب ہوئی ہیں ۔ ان کے نام معہ حاصل کردہ نمبر درج ذیل کئے جاتے ہیں :-

نمبر شمار	نام	حاصل کردہ نمبر	
۱	امتہ المالک	۶۲۱	فرسٹ کلاس
۲	صادقہ رمضان	۶۰۴	〃
۳	بشریٰ پروین	۵۶۴	〃
۴	رضیہ فردوس	۵۶۰	〃
۵	سعیدۃ الزہریٰ	۵۳۸	
۶	صادقہ قدسیہ	۵۲۰	
۷	سلیمہ بیگم	۵۱۹	
۸	امتہ الحی بشریٰ	۵۱۸	
۹	شاہدہ خانم	۵۰۶	
۱۰	نسیم اختر	۴۹۶	
۱۱	جمیل قدسیہ	۴۹۳	
۱۲	لبیقہ	۴۸۴	
۱۳	رشیدہ بیگم	۴۸۲	
۱۴	قدسیہ گل	۴۷۷	
۱۵	مبارکہ نسیم	۴۶۶	
۱۶	صدیقہ بشریٰ	۴۵۸	
۱۷	امتہ البشریٰ	۴۵۷	
۱۸	صفیہ بیگم	۴۴۶	
۱۹	اصغریٰ	۴۴۵	
۲۰	لئیقہ فرحت	۴۳۳	
۲۱	ممتاز	۴۴۰	
۲۲	امینہ اختر	۴۱۸	
۲۳	مبشرہ سلمہ	۴۱۷	
۲۴	ماہ رخ پروین	۴۰۹	
۲۵	سلیمہ قمر	۴۰۷	
۲۶	بشریٰ طیبہ	۳۹۹	
۲۷	امتہ الکریم	۳۹۰	
۲۸	انور افتخار	۳۸۷	
۲۹	حمیدہ اختر	۳۷۹	

کمپارٹمنٹ

نمبر شمار	نام		
۱	حامدۃ البشریٰ	کمپارٹمنٹ	جغرافیہ
۲	ناصرہ بتول	〃	انگریزی
۳	صالحہ	〃	〃
۴	انیسہ گوہر	〃	〃
۵	سعیدہ حسن	〃	〃
۶	سلیمہ چوہدری	〃	〃
۷	طاہرہ ثریا	〃	〃
۸	راشدہ مبارکہ	〃	〃

درخواست ہائے دعا

۱ ۔ خاکسار کی چھوٹی بہن شدید خونی پیچش و بخار میں مبتلا ہے ۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے ۔ آمین ۔

مقصود احمد ٹیچر ایم سی سکول دار النصر ربوہ حال چک ۱۲/۱۱L ضلع منٹگمری ۔

۲ ۔ میرے چچا زاد بھائی الیاس مرزا کے ہاتھوں پر ایگزیما ہو گیا ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

(خاکسار ۔ انیس احمد)

ولتنظر نفس ما قدمت

(ترجمہ) اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے

خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوا مال ہمارے کام آئیگا

"یاد رکھو۔ یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہیں گی ہم بھی اپنی زندگیاں بسر کر کے خدا کے پاس جانے والے ہیں"

"یہ تنگیاں ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی۔ ہمارے جذبے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائیں گی"

"یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئے گا۔ جو خدا کے راستہ میں خرچ کیا ہوگا وہی ہمارے کام آئے گا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو"

(ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

مبارک ہیں وہ دوست جو تحریک جدید ایسی دینی تحریک میں مالی قربانی پیش کر کے اشاعت اسلام میں حصہ لیتے اور دینی اخروی زندگی سنوار رہے ہیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لاہور میں تربیتی کلاس کا انعقاد۔ مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن متوجہ ہوں!

جماعت کے نوجوانوں میں دینی شغف۔ کام کرنے کا جذبہ اور سلسلہ کے اہم مسائل سے واقفیت پیدا کرنے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام لاہور ڈویژن کے خدام کی ایک تربیتی کلاس منعقد کی جا رہی ہے جو ۱۴ راگست ۱۹۶۰ء سے شروع ہو کر ۲۱ راگست ۱۹۶۰ء تک جاری رہے گی۔ اس کلاس میں:-

- خدام کو سلسلہ کے اہم مسائل سے روشناس کرایا جائے گا
- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چوٹی کے علماء شرکت فرما کر خدام کو تربیت دیں گے
- جماعت کے متعدد سربرآوردہ اصحاب تقاریر فرمائیں گے۔
- بیرونجات سے آنے والے خدام کے قیام و طعام کا بندوبست مقامی مجلس کی طرف سے کیا جائیگا

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن اپنی اپنی مجالس میں خدام کو اس کلاس میں شمولیت کی تحریک فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔

(معتمد علاقائی مجلس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن)

صفائی کا خیال رکھئے!

اسلام صفائی پر بہت زور دیتا ہے۔ کیونکہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے اور آجکل بیماریوں اور وباؤں کے دنوں میں صفائی کی بہت ضرورت ہے۔ پس اپنے جسم لباس۔ گھر اور ماحول کو صاف رکھئے اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہئیے۔ کیونکہ آپ کا یہ فعل بیماریوں کو کم کرنے کا باعث ہوگا۔ اور مخلوق خدا کا بھلا ہوگا۔ پھر آپ خدا تعالےٰ سے بھی اجر کے مستحق ہوں گے۔

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرمہ راحت بی بی صاحبہ زوجہ میاں خوشی محمد صاحب مرحوم آف محلہ دار الفضل قادیان حال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ ۲-۳ راگست کی درمیانی شب وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک بشارت احمد ملک جی برادرز ربوہ (حال وارد گکھڑ))

(۲) مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب چیچہ وطنی ضلع منٹگمری کی اہلیہ صاحبہ ۲ر ۸ر ۶۰ کو زچگی کی حالت میں وفات پا گئیں۔ لڑکا پیدا ہوا تھا۔ لیکن زچہ اور بچہ دونوں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نے ابھی حال ہی میں بیعت کی تھی اور ربوہ کی زیارت کا بہت اشتیاق تھا جسے وہ دل میں ہی لے گئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ چوہدری عبد الغفور صاحب نے اپنی مرحومہ بیوی کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے مبلغ پانچ روپے ارسال کئے ہیں تاکہ ان کی مرحومہ بیوی کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ - اکتوبر ۱۹۶۰ء

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع اپنی امتیازی خصوصیات کے ساتھ انشاء اللہ العزیز ۲۸-۲۹-۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۰ء کو بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع خالص دینی اور تربیتی اجتماع ہے جس میں شریک ہونے والے اکثر احباب خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ زعماء۔ زعماء اعلیٰ حضرات و دیگر عہدیداران سے گذارش ہے کہ احباب کو مسلسل تحریک فرماتے رہیں کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں نیز شوریٰ انصار اللہ میں پیش کرنے کے لئے تجاویز مقامی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد پندرہ ستمبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔

اس اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی۔ شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان کے اسماء گرامی کے متعلق مرکز میں اطلاع زیادہ سے زیادہ ۱۵ ر اکتوبر تک پہنچ جانی چاہیئے۔ بیس ارکین یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب ہوگا۔ ناظم اعلیٰ۔ ناظم۔ زعیم اعلیٰ۔ زعیم بحیثیت عہدہ شوریٰ کے رکن ہوں گے۔

سالانہ اجتماع کا چندہ بھی ازراہ کرم جلد ادا کیا جائے تاکہ اجتماع کی تیاری میں روک پیدا نہ ہو جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

اعانت الفضل

۱۔ مکرم عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار ربوہ کے لڑکے عزیزم عبد الغفار قمر اور بیٹی عزیزہ امۃ الرشید لطیف نے امسال بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور عزیز عبد الباسط نعیم نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا ہے۔ اس خوشی میں مکرم ٹھیکیدار صاحب موصوف نے ۱۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مزید دینی اور دنیاوی ترقیات سے مالا مال کرے آمین

(۲) مکرم فضل حق صاحب سیٹھی جہلمی کی دو بچیوں بشریٰ سیٹھی۔ عتیقہ سیٹھی نے امسال بی۔ اے کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اس خوشی میں مکرم فضل حق صاحب سیٹھی نے مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ اور دینی و دنیاوی نعمت سے مالا مال کرے۔ آمین

(۳) مکرم سید محمد افتخار حسین صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ زبیدہ بیگم صاحبہ نے امسال سندھ یونیورسٹی سے ایم۔ اے اسلامک ہسٹری کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور آپ کے بھانجے محمد ضیاء الرحمن بن محمد فضل الرحمن صاحب بنارسی نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں محترم سید محمد افتخار حسین صاحب نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔

مکرم عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی صاحب سیکرٹری مال حلقہ مارٹن روڈ کراچی نے امسال اپنا محکمانہ امتحان D.O.S.O.A.O.S. نمایاں کامیابی سے پاس کیا ہے اسی خوشی میں بیگم صاحبہ مدہوش رحمانی صاحب نے مبلغ ۳/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ مدہوش صاحب کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (مینیجر الفضل)

شکریہ و درخواست دعا

میرے ماموں مکرم مولوی عبد الواحد صاحب (سابق ایڈیٹر اصلاح سری نگر کشمیر) اور ان کے تین بیٹوں اور بعض دیگر اشخاص پر ایک سنگین مقدمہ دائر تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب اور ان کے بیٹے باعزت طور پر بری ہو گئے الحمد للہ

جو دوست مقدمہ کے دوران کسی نہ کسی رنگ میں مدد اور ہمدردی کرتے رہے ہیں ہم تہ دل سے ان کے شکر گذار ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے آمین

مکرم مولوی صاحب ان دنوں کچھ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد القیوم چک ۸ ڈی ایم۔ بی تحصیل خوشاب)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

تقرر عہدیداران - احمدیہ سپورٹس کلب (ہاکی) ربوہ

احمدیہ سپورٹس کلب (ہاکی) ربوہ کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۶۰ء زیر صدارت جناب پروفیسر رفیق احمدؐ صاحب ثاقب ایم ایس سی آنریری قائمقام قائد مجلس خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں کثرت آراء سے سال رواں کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب منظور کیا گیا:-

سرپرست:- (۱) صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور
(۲) صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ،،
(۳) میجر محمد افضل صاحب سیکرٹری ریڈکراس لاہور۔
(۴) مولوی ظہور الحسن صاحب فاضل سیالکوٹ
(۵) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ۔

پریذیڈنٹ:- (۱) صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
(۲) میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر

وائس پریذیڈنٹ (۱) چوہدری محمد فضل داد صاحب ٹی آئی کالج ربوہ
(۲) عبداللطیف خاں صاحب ،،

سیکرٹری:- چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے۔

اسسٹنٹ سیکرٹری:- حمیدالدین احمد صاحب انور

پراپیگنڈہ سیکرٹری:- اے آر جنید ہاشمی بی اے ربوہ

فنانشل سیکرٹری:- مبارک احمد صاحب انور فاروقی

کپتان:- صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب

وائس کپتان:- صوفی بشارت احمد صاحب

خط و کتابت کا پتہ:- احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب معرفت داؤد جنرل سٹور ربوہ

(اے آر جنید ہاشمی احمدیہ سپورٹس کلب (ہاکی) ربوہ)

لیڈر

(بقیہ صک)

ذکر اپنے مکتوب میں کیا ہے ان کا ایک خط جو انہوں نے آج سے چھ سال پہلے ہمارے ایک افریقی مبلغ کو لکھا تھا جو الفضل ۱۸ر جنوری ۱۹۵۱ء میں شائع ہوا ہے۔ یہاں نقل کرتے ہیں۔ فھو ھذا :- (الفضل ۱۸ر جنوری ۱۹۵۱ء)

از زنجبار ۲۴ر اگست ۱۹۵۰ء

محترم مولوی جلال الدین صاحب قمر
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

آپ کے مضمون "حق ہی غالب ہوتا ہے" پر مبارکباد دیتا ہوں اللہ تعالیٰ آپکو جزاء الخیر دے اور ان تمام کو بھی جو حق کی حمایت میں کمربستہ ہیں۔ اگرچہ میں احمدیوں کی بعض باتوں سے اتفاق نہیں رکھتا۔ لیکن خدا تعالےٰ اور اس کے مقدسوں کے سامنے اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ حمایت اسلام کے لئے احمدیوں کی غیرت مجھے بے حد محبوب ہے۔ احمدی قطعاً اس بات کو برداشت نہیں کر سکتے کہ اسلام کے خلاف کچھ کہا جائے اور جب تک اس قسم کے آدمی کو خاموش نہ کر لیں دم نہیں لیتے خصوصاً افریقہ کے عیسائیوں کو آڑے ہاتھوں لینے میں انہوں نے کمال جرأت دکھائی ہے جنہوں نے بغض و کینہ سے اسلام کے خلاف اپنا قلم وقف کر رکھا ہے اور اس کام کو اپنی عبادت سمجھ رکھا ہے۔

آپ ان کے تعاقب سے ہرگز نہ رکیں اور ایسا پیچھا کریں کہ ان کو سانس لینا دشوار ہو جائے خدا کی قسم آپ ہی غالب آئیں گے۔ کیونکہ ان لوگوں نے تو باطل کو شیر مادر سمجھ رکھا ہے۔

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا -

یا ایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم۔

میری دلی خواہش ہے کہ آپ میرا اسلام محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو پہنچا دیں۔ اسی طرح دیگر احباب کو بھی مجھے یقین ہے کہ آپ پورے سینوں کے ساتھ اس معاملہ میں ایک ہو کر عیسائیوں کے اس فتنہ کو کچلنے کی سعی کریں گے۔ کینیا میں بھی یہ لوگ اسلام کے خلاف لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم اس کے دفاع میں ایک نہ ہوں گے تو مستقبل قریب میں ہمارے لئے خطرات عظیمہ ہوں گے میں درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اندرونی اختلافات کو طاق نسیان کر کے متحدہ جدوجہد سے عیسائیوں کی اس جنگ میں خبر لیں"۔

عبداللہ صالح

امریکہ نے مصنوعی سیارہ کو زمین کے گرد قطبی مدار میں داخل کر دیا

وانڈنبرگ ایئر فورس بیس (کیلیفورنیا) ۱۲ر اگست۔ امریکہ نے ایک اور مصنوعی سیارہ ڈسکورر ۱۳ کو زمین کے گرد کامیابی سے قطبی مدار میں داخل کر دیا ہے۔ اس تجربہ میں خلا سے تھیلہ کو واپس برآمد کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

۱۹ فٹ کا یہ سیارہ جو تھور اگینا راکٹ سے چلتا ہے بدھ کے روز یہاں سے چھوڑا گیا تھا۔ امریکن فضائیہ کے حکام کا خیال ہے کہ سیارہ ۹۴.۱ منٹ میں زمین کے گرد ایک چکر پورا کرے گا۔ پرواز کے دوران میں زمین سے سیارہ کا زیادہ سے زیادہ فاصلہ ۴۳۹ میل اور کم سے کم فاصلہ ۱۹۰ میل تھا۔

امریکی فضائیہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ تجربہ توقع کے مطابق کامیاب ہوا ہے۔ سیارہ اور اس کا ۲۰۰۰ پونڈ کا تھیلہ دونوں پرواز کے دوران میں حاصل کردہ معلومات زمین پر ارسال کرنے کے لئے برقیاتی آلات سے لیس ہیں۔ اگر تھیلہ کو برآمد کرنے میں کامیابی حاصل ہو گئی تو آئندہ اس قسم کے جو سیارے چھوڑے جائیں گے ان میں زندہ جانور اور زندہ دوسری اشیاء بھی رکھی جائیں گی۔

منصوبہ کے مطابق تھیلہ شمالی قطب کے ۲۰۰ میل اوپر سیارہ سے خارج ہوگا۔ امریکی فضائیہ کے طیارے جو جالیوں سے لیس ہوں گے تھیلہ کو جو پیراشوٹ کے ذریعہ نیچے اتر رہا ہوگا ہوا ہی سے قریب جھپٹنے کی کوشش کریں گے اگر ہوائی جہاز اس کوشش میں ناکام رہے تو اس علاقہ کے قریب بحر الکاہل میں گشت کرنے والے بحری جہاز سے سمندر میں تلاش کریں گے۔

آئندہ آدمی بردار خلائی پروازوں کے لئے تھیلہ کی برآمدگی میں کامیابی بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ گزشتہ ۱۲ کوششوں میں فضائیہ کے سات ڈسکورر سیارے مدار میں داخل ہو چکے ہیں۔ لیکن تھیلہ کو برآمد کرنے میں کسی ایک میں بھی کامیابی نہیں ہوئی

فضائیہ نے بتایا ہے کہ ڈسکورر آلات کے لحاظ سے سب سے مکمل سیارہ ہے اور اس میں ٹیلی میٹر آلات لگائے گئے ہیں جو یہ بتائیں گے کہ سابقہ تجربات میں تھیلے کن وجوہ میں ارضی فضا میں دوبارہ داخل نہ ہو سکے۔ ان ٹیلی میٹری پیغامات میں تجربہ کے بعض اہم مراحل مثلاً پہلے مرحلہ کے راکٹ کی علیحدگی یا سیارہ کے انجن کے چالو ہونے کے متعلق اطلاعات موصول ہونگی ڈسکورر ۱۳ کے آلات برداد تھیلہ کی بازیافتگی کا دارو مدار اس بات پر ہے۔ کہ سیارہ میں نصب شدہ لاتعداد برقی اور مشینی آلات ٹھیک ٹھیک اور وقت پر کام کریں اور ان میں ایک سیکنڈ کا بھی فرق نہ آئے اگر آلات نے صحیح کام کیا تو ۱۷ ویں گردش میں ایک وقت نما مشین گیس ۱۹ کی دھاریں خارج کرے گی جس سے سیارہ کا رخ ۹۰ درجہ کے زاویہ سے زمین کی جانب ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک دھماکہ سے تھیلہ خارج ہو جائے گا اور سیارہ اپنے مدار میں گھومتا رہے گا۔ پیچھے دھکیلنے والے راکٹ تھیلہ کی رفتار کو کم کر کے اسے زمین کی کثیف فضا میں داخل کر دیں گے۔ اور خود کار پیراشوٹ اس کی رفتار کو اتنا دھیما کر دے گا کہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز اسے اچک سکیں گے۔

ڈسکورر ۱۳ کے کامیاب تجربہ کے ساتھ امریکہ نے حال ہی میں راکٹ طیارہ ایکس ۱۵ اور بین براعظمی منجنیقی میزائلوں اٹلس اور ٹائیٹن کے بھی کامیاب تجربے کئے ہیں۔ ۹ر اگست کو اٹلس میزائل کامیابی سے سات ہزار میل کے فاصلہ تک اڑایا گیا تھا میزائل اتنے صحیح نشانہ پر گرا تھا کہ امریکن فضائیہ کے جو طیارے موقعہ پر متعین تھے۔ انہوں نے میزائل کی مخروطی ناک کو ارضی فضا میں داخل ہوتے اور سمندر میں گرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ یہ میزائل واپس زمین کی جانب اترنے سے قبل ایک ہزار میل کی بلندی تک پہنچا تھا۔

الفضل

سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ نیز اپنا پتہ خوش خط لکھا کریں۔

(مینجر الفضل)

ہندوستان اور پاکستان میں مستقل امن کے لئے تنازعہ کشمیر کا اطمینان بخش حل ضروری ہے

معاشرے کی خرابیوں کے استیصال اور قوم کا اخلاقی معیار بلند کرنے کا عزم

یوم استقلال پاکستان کے موقع پر صدر مملکت کا قوم کے نام نشری پیغام

راولپنڈی ۱۴ اگست صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے یوم استقلال پاکستان کے موقع پر کل رات قوم کے نام ایک نشری پیغام میں ان مرحومین کو پُرخلوص خراج عقیدت پیش کیا۔ جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں انتہائی نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے آزادی کی خاطر اپنی جانوں کی قربانی پیش کی

صدر نے معاشرہ کی موجودہ خرابیوں کے استیصال کے عزم کا اعادہ کیا۔ ہندوستان سے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے اعلان کیا کہ دونوں ملکوں میں مستقل امن کے لئے تنازعہ کشمیر کا اطمینان بخش حل ضروری ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی کہ جنوب مشرقی ایشیا کے مستقبل اور مربوط ترقی کی خاطر ہندوستان کے رہنما سیاسی بصیرت و تدبر سے کام لیتے ہوئے اپنے ہمسایوں سے سارے تنازعات فراخدلی سے طے کرنے کی کوشش کریں گے۔ اشتراکی اور مغربی ملکوں کے درمیان موجودہ کشیدگی کے خطرناک مضمرات کی نشاندہی کرتے ہوئے صدر نے عالمی حکومت یا عالمی وفاق کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔

صدر ایوب نے اپنے نشری پیغام میں کہا۔ آیئے اس عظیم یوم یعنی اپنی آزادی کی سالگرہ کے دن ہم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں جس نے ہمیں آزادی کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ اور اس کے بعد ان تمام لوگوں کو مخلصانہ خراجِ عقیدت پیش کریں جنہوں نے قائداعظم'' کی قیادت میں نظریہ پاکستان پیش کر کے اسے حقیقت کا جامہ پہنایا ہے آیئے ہم سب اس دن ان لاتعداد مردوں عورتوں اور بچوں کو بھی خاموشی کے ساتھ خراج عقیدت پیش کریں جنہوں نے آزادی کی راہ میں اور غیر مساوی طاقتوں کے مقابلہ میں جام شہادت نوش کیا۔ اس دن کو یاد کرتے وقت جب تیرہ سال قبل ہمیں آزادی حاصل ہوئی تھی۔ ہم ان واقعات کو یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتے جن سے اس کے بعد کی تاریخ بننے کے بجائے بگڑتی ہی رہی۔ اگرچہ آج کے ایسے مبارک دن ان واقعات کو یاد کرنا کچھ خوشگوار نہیں۔ لیکن ایک قوم کی حیثیت سے ہمارے کردار اتحاد اور استحکام کو ان واقعات سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اسے آسانی سے فراموش نہیں کیا جاسکتا تاہم بہت زیادہ تاخیر نہ ہونے پائی تھی۔ کہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ان واقعات کا سدباب کر دیا گیا۔

ربوہ میں یوم استقلال کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

بعض لوگوں نے اپنے گھروں پر رنگ برنگی جھنڈیاں اور لوائے پاکستان لگا کر اس طور پر بھی یوم پاکستان کی تقریب میں حصہ لیا۔ رات کو مسجد مبارک دفاتر صدر انجمن احمدیہ جامعہ نصرت اور دیگر اہم عمارتوں اور گول بازار میں بجلی کے رنگ برنگے قمقموں کے ساتھ چراغاں کا خاص اہتمام کیا گیا۔ روشنی کے خاص اہتمام کی وجہ سے اول شب بازاروں اور سڑکوں پر خوب رونق رہی۔ یوم آزادی کے پُرمسرت موقعہ پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے (جس نے شہر میں ان تقریبات کا اہتمام کیا تھا) صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کی خدمت میں مبارکباد کے تار ارسال کئے گئے۔

نیز اس موقع پر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کی ضیافت کا بھی اہتمام کیا گیا۔

جامعہ نصرت کا شاندار نتیجہ

(بقیہ صفحہ اول)

عزیزہ امۃ المالک کے نمبروں اور بورڈ بھر میں اول آنے والی طالبہ کے نمبروں میں صرف بیس نمبروں کا فرق ہے اس لحاظ سے عزیزہ امۃ المالک کی کامیابی کچھ کم امتیاز کی حامل نہیں ہے۔

ادارہ الفضل ان شاندار نتائج پر ڈائریکٹرس صاحبہ جامعہ نصرت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ پرنسپل محترمہ الف شاہ صاحبہ ممبران اسٹاف اور عزیزہ امۃ المالک کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کامیابیوں کو مبارک کرے اور انہیں مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ (مفصل نتیجہ صٓ پر ملاحظہ فرمائیں)

تعلیم الاسلام کالج کے ہونہار طالب علم — حمید احمد خاں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے حمید احمد خاں جو ایف اے (پری میڈیکل) کے امتحان میں بورڈ بھر میں اول آئے ہیں، محترم خان عبدالمجید خانصاحب آف ویرووال کے ذہین اور ہونہار فرزند اور مکرم پروفیسر بشیر احمد خانصاحب کے چھوٹے بھائی ہیں نیز انکے ایک بھائی مکرم رفیق احمد خانصاحب سالک افریکہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اگرچہ ان کا تعلیمی ریکارڈ ابتداء ہی سے نہایت شاندار رہا ہے۔ تاہم یہ کامیابی خاص امتیاز کی حامل ہے۔ بالخصوص اس لئے بھی کہ آپ ہر امتحان میں پہلے سے بڑھ کر پوزیشن لیتے رہے اور بتدریج ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے ہیں (۱) آپ نے آٹھویں میں سکالرشپ لیا (۲) میٹرک میں نہ صرف سکالرشپ پایا بلکہ بورڈ بھر میں ممتاز پوزیشن بھی حاصل کی (۳) اور اس سال ایف۔ اے (پری میڈیکل) میں خدا تعالےٰ کے فضل سے نہ صرف وظیفہ لیا بلکہ بورڈ بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ صرف اچھے طالب علم ہی نہیں بلکہ کالج کی متفرق سرگرمیوں میں پورے طور پر حصہ لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کالج میں یونین کے نمائندے اور سائنس سوسائٹی کے سیکرٹری بھی تھے۔ آپ ایک اچھے مقرر اور انگریزی انشاء پرداز بھی ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کالج فٹ بال ٹیم کے سنٹر فارورڈ اور بہترین قسم کے ہاکیکر اور نوہ پیما بھی ہیں۔ چنانچہ امسال آپ نے میرن (......) اور کاغان کی وادیوں میں "موسیٰ کا مصلیٰ" اور دیگر چوٹیوں کو سر کیا۔ آپ کی عمر اس وقت ساڑھے سترہ سال کے قریب ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پُرامید ہیں کہ عزیز موصوف کا وجود ملک اور قوم اور سلسلہ کے لئے نہایت مفید اور بابرکت وجود ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

اعلان نکاح

میری اہلیہ کی چھوٹی بہن عزیزہ ریحانہ بنت عبدالستار صاحب سیٹھ مرحوم کلکتہ والے کا نکاح عزیزم خورشید حسین ولد عبیدالرحمن صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض چار ہزار روپیہ حق مہر مکرم محترم محمود الحسن صاحب سی۔ ایس۔ پی امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ نے بمقام آدم جی نگر نارائن گنج میں بتاریخ ۲ جولائی ۱۹۶۰ء کو پڑھا۔ تقریب رخصتانہ بھی اسی روز عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ کرے آمین (اے عظیم آدم جی نگر نارائن گنج (مشرقی پاکستان) نوٹ:- اس خوشی میں پانچ روپے اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ جزاک اللہ

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میرے والد خواجہ محمد شریف صاحب کا گذشتہ جمعہ کے روز لاہور میں بندش پیشاب کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

خواجہ محمد حنیف گول بازار۔ ربوہ

ولادت (بقیہ صفحہ اول)

دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز عطا کرے اور والدین، خاندان اور سلسلہ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین